سوال

(212) بیوہ عورتوں کے نکاح کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

1۔ نکاح زنان بیوگان چہ حکم میدارد و لفظ ایامی کہ در کلام مجید وارد شدہ چہ معنی وارد؟ (بیوہ عورتوں کے نکاح کا کیا حکم ہے نیز قرآن مجید میں وارد شدہ لفظ الأَیَامیٰ کا کیا معنی ہے؟

2۔ مطلقاً نکاح واجب است یا سنت مستحب؟ (مطلقاً نکاح واجب ہے یا سنت ہے یا مستحب ہے؟)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

1۔ افسوس ہے کہ اپنے آپ کو اہل علم اسلام کہلا کر جس کا ترجمہ "گردن نہادن بطاعت" (سر تسلیم خم کر دینا) ہے پھر صریح حکم سے گریز کرنا اور نفرت ظاہر کرنا اپنے دعوے کو آپ باطل کرنا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ (النور) بے شوہر عورتوں کا نکاح کر دو۔

اس سے ظاہر ہوا کہ ہر بے شوہر عورت کا خواہ بیوہ ہو خواہ ناکدخدا (غیر شادی شدہ) نکاح کرنا چاہیے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ (النکاح من سنتی)[1] (نکاح میری سنت ہے)

"النکاح سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی"[2]

(جس نے میری سنت سے بے رغبتی کی اس کا مجھ سے تعلق نہیں)

اس لیے بھی ہر شخص کو بشرط استطاعت نکاح کرنا ضروری ثابت ہوتا ہے آپ کی ازواج مطہرات رضوان اللہ عنھن اجمعین میں جو تمام مسلمانوں کی ماں ہیں بجز حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کون ہیں جن کا دو یا تین نکاح نہ ہو چکا تھا؟ عقد ثانی قولاً فعلاً ثابت ہے سلفاً اور خلفاً معمول بہ رہا ہے اس سے انحراف سراسر غلطی ہے۔

2۔ نکاح بوقت تیزی خواہش کے واجب ہے اور بوقت تیقن زنا فرض اور حالت اعتدال میں سنت موکدہ اور بوقت خوف جور مکروہ۔

(ویکون واجبا عند التوقان) فإن تیقن الزنا إلا به فرض نهاية وهذا إن ملك المهر والنفقة، وإلا فلا إثم بتركه بدائع (و) يكون (سنة) مؤكدة في الأصح فيأثم بتركه ويثاب إن نوى تحصينا وولدا

(حال الاعتدال) أي القدرة على وطء و مهر و نفقة مسنون و رجح في النهر وجوبه للمواظبة عليه والإنكار على من رغب عنه[3]

(من الدر المختار ملتقطا)

(غلبہ شہوت کے وقت یہ (نکاح) واجب ہو گا پھر اگر اسے زنا کے سرزد ہونے کا یقین ہو جائے تو فرض ہے اور یہ اس وقت ہے جب وہ مہر (کی رقم) اور نان و نفقہ (چلانے) کا مالک ہو جائے جب کہ صحیح موقف یہ ہے کہ وہ اس صورت میں سنت موکدہ ہے اور حالت اعتدال (وطی مہر اور نان و نفقہ کی قدرت) میں اس کو ترک کرنے والا گناہ گار ہو گا۔ اگر اسے جور کا ڈر اور خوف ہو تو مکروہ ہے)

اب خیال کرنا چاہیے کہ اکثر لوگوں پر فرض یا واجب یا سنت موکدہ ہے کمتر لوگ ہوں گے جن کے لیے مکروہ ہو گا فقط۔ کتبہ: محمد عین الحق الجواب صحیح کتبہ: محمد عبداللہ۔

---

[1]۔ سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (1846)

[2]۔ صحیح البخاری رقم الحدیث (47776) صحیح مسلم رقم الحدیث (1401)

[3]۔ الدر المختار مع رد المختار (3/7)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب النکاح، صفحہ: 406

محدث فتویٰ